نیکی کی حفاظت

الحمدللہ رب العالمین والسلام علی سید المرسلین اما بعد: اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ﴿ولا تکونوا کالتی نقضت غزلھا من بعد قوۃ انکاثا"﴾ (سورۃ النحل ۹۲)

''تمہاری حالت اس عورت کی سی نہ ہو جائے' جس نے آپ ہی محنت سے سوت کا تا اور پھر آپ ہی اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔''

قیامت کے دن انسان کی کامیابی اور ناکامی کا فیصلہ اس کے نیک اعمال کے لحاظ سے ہونا ہے' جس کی نیکیاں زیادہ ہوں گی وہ کامیاب قرار پا کر جنت کا وارث بن جائے گا اور جس کی نیکیاں کم اور برائیاں زیادہ ہو گئیں تو وہ ناکام قرار پا کر جہنم کا ایندھن بن جائے گا۔ قرآن حکیم اس حقیقت کو یوں بیان کرتا ہے:

﴿فاما من ثقلت موازینہ فھو فی عیشۃ راضیۃ واما من خفت موازینہ فامہ ھاویۃ﴾ (سورۃ القارعۃ)

''جس کے پلڑے بھاری ہوں گے وہ تو دل پسند آرام کی زندگی میں ہو گا اور جس کے پلڑے ہلکے ہوں گے اس کا ٹھکانہ ہاویہ جہنم ہے۔''

لہٰذا ہمیں زیادہ سے زیادہ نیکیاں کمانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان نیکیوں کی عنداللہ مقبولیت کی فکر بھی ہونی چاہئے۔ قرآن کریم میں نیک بندوں کی یہ صفت بیان کی گئی ہے:

﴿والذین یؤتون ما آتوا وقلوبھم وجلۃ انھم الی ربھم راجعون﴾ (سورۃ المؤمنون)

''اور جو لوگ دیتے ہیں جو کچھ بھی دیتے ہیں اور ان کے دل کانپتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔''

یعنی نیک اعمال کرتے ہیں' لیکن اللہ سے ڈرتے بھی رہتے ہیں کہ کسی کوتاہی کی وجہ سے ہمارا عمل یا صدقہ نامقبول قرار نہ پائے۔ حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا ڈرنے والے کون ہیں..... ؟

﴿ھم الذین یسرقون ویزنون ویشربون الخمر وھم یخافون اللہ عزوجل﴾

''وہ جو چوریاں کرتے' بدکاری کرتے اور شراب پیتے ہیں اور وہ اللہ سے ڈرتے رہتے ہیں''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

﴿لا یابنت الصدیق ولکنهم الذین یصلون ویصومون ویتصدقون وهم یخافون ان لا یقبل منهم﴾

''نہیں بلکہ یہ وہ لوگ ہیں' جو نماز پڑھتے' روزہ رکھتے اور صدقہ و خیرات کرتے ہیں لیکن ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں یہ ان سے نامقبول نہ ٹھہریں۔'' (ترمذی' تفسیر سورۃ المؤمنون' مسند احمد ۶/ ۱۹۵'۱۶۰)

پہلی فکر نیکیوں کی کثرت کی' دوسری فکر نیکیوں کی مقبولیت کی اور تیسری فکر نیکیوں کی محفوظیت کی ہمیشہ دامن گیر رہنی چاہئے۔ یہی فکر ہماری آج کی بحث کا موضوع ہے' یعنی نیکی کی حفاظت کہ جو نیک اعمال ہم کر رہے ہیں' ان کی حفاظت کی فکر بھی کریں۔ کہیں ہماری مثال اس عورت کی سی نہ ہو جائے جو دن بھر محنت و مشقت کے ساتھ ساتھ سوت کاتتی رہتی ہے اور پھر خود اپنے ہی ہاتھوں اس کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے ضائع کر لیتی ہے۔

﴿ولا تکونوا کالتی نقضت غزلها من بعد قوة انکاثا﴾

''اور تم اس عورت کی مانند نہ بنو جس نے اپنا محنت سے کاتا ہوا سوت ٹکڑے ٹکڑے کرکے توڑ دیا۔''

اچھا تاجر وہ ہوتا ہے جو مال و دولت محنت سے کماتا ہے' پھر اپنی اس کمائی کو ہر طرح کی آفات سے بچاتا ہے' اسی طرح مومن نیکی کمانے میں حریص ہوتا ہے اور اسے ایسے تمام کاموں سے بچا کر رکھنے میں بھی حریص ہوتا ہے' جن سے اعتقاد و اعمال کی نفی ہو یا ثواب میں کمی آتی ہو۔

نیکی کی حفاظت کا طریقہ یہ ہے کہ انسان برائی سے اجتناب کرے کیونکہ نیکی کو خراب و برباد کرنے والی چیز برائی ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

﴿کان الناس یسألون رسول الله ﷺ عن الخیر وکنت اسأله عن الشر مخافة ان یدرکنی﴾

(بخاری' کتاب الفتن باب کیف الامر اذا لم تکن جماعۃ)

''لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیر (نیکی) کے متعلق پوچھا کرتے تھے' لیکن میں شر (برائی) کے بارے میں پوچھا کرتا تھا۔ اس خوف سے کہ کہیں میں برائی میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔''

بلکہ برائی سے رکنا بھی نیکی ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

﴿علی کل مسلم صدقة قالوا فان لم یجد قال فلیعمل بیدیه فینفع نفسه ویتصدق قالوا فان لم یستطع اولم یفعل قال فیعین ذاالحاجة الملهوف قالوا فان لم یفعله قال فیامر بالخیر قالوا فان لم یفعل قال فیمسک عن الشر فانه له صدقة﴾ (متفق علیہ' مشکوٰۃ المصابیح باب فضل الصدقۃ)

''ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا اگر اس کے پاس صدقہ (دینے کو کچھ) نہیں۔ آپ نے فرمایا پھر وہ اپنے ہاتھ سے کام کرے خود کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ خیرات کرے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اگر اس میں اس کی طاقت نہ ہو یا وہ یہ کام نہ کرے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی ضرورت مند' مصیبت زدہ کی مدد کرے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اگر وہ یہ کام نہ کر سکے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ برائی سے رک جائے یہ بھی اس کیلئے صدقہ (نیکی) ہے۔''

اب ہم ان برے اعمال و افعال کا ذکر کرتے ہیں جو نیک اعمال کی بربادی کا سبب بنتے ہیں ان سے محفوظ رہ کر ہم اپنی

نیکیوں کومحفوظ رکھ سکتے ہیں:

ارتداد:

﴿ومن یرتدد منکم عن دینہ فیمت وھو کافر فاولئک حبطت اعمالھم فی الدنیا والآخرۃ واولئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون﴾ (البقرۃ ۲۱۷)

''اورتم میں سے جوکوئی اپنے دین سے پھر جائے اور کفر کی حالت میں وفات پائے تو اس کے تمام اعمال دنیاوآخرت دونوں میں ضائع ہوجائیں گے۔ یہ لوگ جہنمی ہیں اور ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔''

دین سے انکاراور لاتعلقی توارتداداورکفر ہے ہی' لیکن دین میں رہتے ہوئے دینوی مفادکوترجیح دے کر اعمال صالحہ سے پہلو تہی بھی ایک قسم کاارتداداورکفر ہے' جوبڑے ارتداداورکفر کی راہ ہموار کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا

﴿بادروا بالأعمال فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل مومنا ویمسی کافرا ویمسی مومنا ویصبح کافرا یبیع دینہ بعرض من الدنیا﴾ (مسلم)

''فتنوں سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرو' فتنے تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند ہونگے' صبح کے وقت ایک شخص مومن ہوگا اور شام کے وقت کافر۔ شام کے وقت مومن ہوگا اور صبح کے وقت کافر ہوجائے گا دنیا کے سامان کے بدلے اپنے دین کو فروخت کردے گا۔''

یعنی اپنے مفاد کی خاطر جھوٹ کو سچ پر' خیانت کو امانت پر' وعدہ خلافی کو ایفاء عہد پر ترجیح دینے کو کفر سے تعبیر کیا گیا ہے' جو دراصل اعمالِ کفر ہیں۔

اسی طرح ایمان کے منافی سوچ اور نظریہ رکھنا مثلاً بڑے بڑے امور کے صدور کو غیر اللہ کی طرف منسوب کرنا بھی اسی کے تحت آتا ہے۔ جیسا کہ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حدیبیہ کے مقام پر نمازِ فجر پڑھائی۔ ایسی حالت میں کہ رات کو بارش ہوچکی تھی' نماز سے فارغ ہوکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہوکر دریافت فرمایا تمہیں معلوم ہے اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا ﴿اللہ و رسولہ اعلم﴾ ''اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿اصبح من عبادی مومن بی و کافر﴾

''آج صبح میرے بندوں میں سے کچھ مومن ہوگئے اور کچھ کافر ہوگئے۔''

جس نے کہا:

﴿مطرنا بفضل اللہ ورحمتہ فذلک مؤمن بی وکافر بالکواکب﴾

''ہم پر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بارش ہوئی ہے' اس نے مجھے مانا اور ستاروں کے موثر ہونے کا انکار کیا اور جس نے کہا

کہ بارش فلاں ستارے کے اثر سے ہوئی ہے اس نے میرا انکار کیا اور ستاروں پر ایمان لایا۔'' (بخاری کتاب الاستسقاء باب قول الله وتجعلون رزقكم انكم تكذبون)

ارتداد و کفر اور کفریہ نظریات سے اپنے ایمان کی سلامتی کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہئے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دعا کیا کرتے تھے:

﴿اللهم انی اسئلک ایمانا لا یرتد ونعیما لا ینفدو مرافقة محمد فی اعلی جنة الخلد﴾ (مسند احمد جلد اول صفحات ۳۸۶، ۴۰۰، ۴۴۷، ۴۵۴)

''اے میرے اللہ! میں تجھ سے ایمان مانگتا ہوں' جس میں ارتداد نہ آئے اور ایسی نعمتیں جو ختم نہ ہوں (یعنی برکت والی) اور خلدِ بریں میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت۔''

شرک:

﴿ماکان للمشرکین ان یعمروا مساجد الله شاهدین علی أنفسهم بالکفر اولئک حبطت اعمالهم وفی النار هم خالدون﴾ (التوبہ:۱۷)

''مشرکوں کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں' حالانکہ وہ خود اپنے اوپر کفر کے گواہ ہیں' ان کے سارے اعمال ضائع ہوگئے اور جہنم میں انہیں ہمیشہ رہنا ہے۔''

مطلب یہ ہے کہ اللہ کے گھروں (مساجد) کو تعمیر یا آباد کرنا یہ ایمان والوں کا کام ہے نہ کہ ان کا جو کفر و شرک کا ارتکاب اور اس کا اعتراف کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

﴿ولقد اوحی الیک والی الذین من قبلک لئن اشرکت لیحبطن عملک ولتکونن من الخاسرین﴾ (الزمر:۶۵)

''اور بلاشبہ تمہاری طرف اور تم سے پہلے کے تمام پیغمبروں کی طرف یہ وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اگر تم نے (بفرض محال) شرک کیا تو تمہارا عمل اکارت جائے گا اور تم خسارے میں رہو گے۔''

﴿ولو اشرکوا الحبط عنهم ما کانوا یعملون﴾ (الانعام:۸۸)

''اور اگر (بالفرض) یہ انبیاء و رسل شرک کرتے تو ان کا سارا عمل برباد ہو جاتا۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

﴿تعس عبد الدینار تعس عبدالدرهم تعس عبدالخمیصة تعس عبدالخمیلة' ان اعطی رضی وان لم یعط سخط تعس وانتکس واذا شیک فلا انتقش﴾

''جو دینار و درہم اور کپڑے لتے کا بندہ ہے وہ تباہ و برباد ہوگیا۔ اگر اسے دے دیا جائے تو خوش' اگر نہ دیا جائے تو ناخوش۔ یہ بدبخت ہوا اور ٹھوکر کھائے' اگر اسے کانٹا لگے تو نکالا نہ جائے (یعنی یہ لوگ مصیبت میں پھنس جائیں تو ان کی مدد نہ کی جائے۔)'' (بخاری)

احسان جتلانا اور دل آزادی:

اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ایسا کارِ خیر ہے' جس کے ذریعے بندہ اللہ کی قربت حاصل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں

خرچ کرنے والے بندوں کی تعریف کی ہے اور انہیں سراہا ہے۔

﴿الذين ينفقون اموالهم فى سبيل الله ثم لا يتبعون ما انفقوا منا ولا أذى لهم اجرهم عند ربهم ولا خوف عليهم ولا هم يحزنون﴾ (البقرہ:۲۶۲)

''جولوگ اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں پھر اس پر احسان نہیں جتلاتے اور نہ دکھ دیتے ہیں' تو ان کا اجران کے رب کے پاس موجود ہے اوران کو نہ ڈر ہے اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔''

علام الغیوب کے اس قرآنی فرمان سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا ثواب صرف وہ مخلص ہی پا سکتا ہے' جو اپنے خرچ پر نہ احسان جتلائے اور نہ دل آزاری کا معاملہ کرے' کیونکہ یہ دونوں کام صدقہ کے ثواب کو کھا جاتے ہیں۔جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

﴿ياايها الذين آمنوا لا تبطلوا صدقاتكم بالمن والأذى﴾ (البقرہ۲۶۴)

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو' اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور دکھ دے کر برباد نہ کرو۔''

تقدیر کو جھٹلانا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

﴿لو ان الله عذب اهل سموته واهل ارضه عذبهم وهو غير ظالم لهم ولو رحمهم كانت رحمته خيرا لهم من اعمالهم ولو انفقت مثل احد ذهبا فى سبيل الله ما قبله الله منك حتى تؤمن بالقدر وتعلم ان ما اصابك لم يكن ليخطئك وان ما أخطاك لم يكن ليصيبك ولو مت على غير هذا لدخلت النار﴾ (سنن ابوداؤد' کتاب السنۃ' باب فی القدر)

''اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمان وزمین والوں کو عذاب دے تو وہ ان کے حق میں ظالم نہ ہوگا اور اگر ان پر رحم کرے تو یہ رحمت ان کیلئے ان کے اعمال سے کہیں زیادہ بہتر ہے اور اگر تم اللہ کی راہ میں احد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کرو تب بھی اللہ تعالیٰ اسے قبول نہ کرے گا' یہاں تک کہ تقدیر پر ایمان لاؤ اور یہ یقین کرلو کہ جو مصیبت تم کو پہنچی ہے' وہ تم سے ٹلنے والی نہ تھی اور جو تم سے چوک گئی ہے وہ تمہیں کبھی پہنچنے والی نہ تھی اور اگر تم اس عقیدے پر نہ مرے تو ضرور جہنم میں جاؤ گے۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

﴿احرص على ما ينفعك واستعن بالله ولا تعجزن وان اصابك شيء فلا تقل لو أني فعلت كذا وكذا لكان كذا وكذا ولكن قل' قدر الله وما شاء فعل' فان لو تفتح عمل الشيطان﴾ (صحیح مسلم)

''فائدہ پہنچانے والی چیزوں کی طلب اور خواہش کرو اور اللہ سے مدد مانگتے رہو اور کسی واقعہ یا حادثہ پر خود کو لاچار و مجبور سمجھ کر نہ بیٹھ رہو اور نہ یہ کہو اگر میں ایسا کرتا تو ایسا ہو جاتا بلکہ ہمیشہ یہ کہو کہ یہی اللہ کی تقدیر تھی اور اس نے جو چاہا وہی ہوا۔اس لئے کہ لفظ اگر شیطانی کاموں کا دروازہ کھول دیتا ہے۔''

نمازِ عصر کا چھوڑنا:

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو نماز کی پابندی کا سختی سے حکم دیا ہے اور ان تمام نمازوں میں ''صلاۃ وسطیٰ'' یعنی عصر کی نماز کا خصوصیت سے حکم ہے۔

﴿حافظوا على الصلوات والصلاة الوسطى وقوموا لله قانتين﴾ (البقرۃ ۲۳۸)

''تمام نمازوں کی پابندی کرو اور خصوصاً صلاۃ وسطیٰ (نمازِ عصر) کی اور اللہ کے آگے اس طرح کھڑے ہو جیسے فرمانبردار

غلام کھڑے ہوتے ہیں۔''

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

﴿الذی تفوته صلاة العصر کأنما وتر اهله وماله﴾ (بخاری' کتاب مواقیت الصلاۃ' باب اثم من فاتتہ العصر' مسلم' کتاب المساجد باب الذی تفوتہ صلاۃ العصر)

''جس شخص کی عصر کی نماز چھوٹ گئی' گویا اس کے اہل وعیال اور مال واسباب لٹ گئے۔''

حضرت ابوالملیح عامر بن اسامہ سے روایت ہے' وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور اس دن بادل چھا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا عصر کی نماز جلدی ادا کرو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

﴿من ترک صلاة العصر فقد حبط عمله﴾ (صحیح البخاری کتاب مواقیت الصلاۃ باب من ترک العصر)

''جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی تو اس کا عمل برباد ہو گیا۔''

کسی کے بارے میں قسم کھانا کہ اللہ اس کو نہیں بخشے گا:

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا:

﴿ان رجلا قال والله لا یغفر الله لفلان' وان الله قال من ذالذی یتألی علی ان لا اغفر لفلان؟ قد غفرت لفلان وأحبطت عملک﴾ (صحیح مسلم' کتاب البر والصلۃ باب النہی عن تقنیط الانسان عن رحمۃ اللہ تعالیٰ)

''ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ فلاں کو نہیں بخشے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کون ہے یہ جو قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا میں نے اس کو بخش دیا' البتہ تیرے سارے اعمال کو برباد کر دیا۔''

گفتار و کردار سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿یاایها الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجهروا له بالقول کجهر بعضکم لبعض ان تحبط أعمالکم وانتم لا تشعرون﴾ (الحجرات:۲)

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اپنی آواز کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کرو ان سے اس طرح زور سے بات نہ کیا کرو جس طرح تم آپس میں کرتے ہو' کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے سب اعمال برباد ہو جائیں اور تم کو پتہ بھی نہ چلے۔''

مزید ارشادِ الٰہی ملاحظہ فرمائیں:

﴿یا ایها الذین امنوا اطیعو الله واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم﴾ (محمد:۳۳)

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو برباد نہ کرو۔''

دین کے اندر ایجاد (بدعت)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

﴿من احدث فی امر نا هذا ما لیس منه فهورد﴾ (صحیح بخاری کتاب الصلح باب اذا اصطلحوا علی صلح جور' صحیح مسلم کتاب الاقضیۃ باب نقض الاحکام الباطلہ)

''جس نے دین کے اندر کوئی ایسی چیز ایجاد کی جو دین کا حصہ نہیں تو وہ مردود ہے۔''

اور ایک روایت میں ہے:

﴿من عمل عملا لیس علیه امرنا فهورد﴾ (صحیح مسلم کتاب الاقضیۃ باب نقض الاحکام الباطلۃ)

''جس نے کوئی ایسا کام کیا جس پر ہمارا حکم نہیں' وہ مردود ہے۔''

چھپ چھپ کر بدکاریاں کرنا:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

﴿لأعلمن اقواما من امتی یأتون یوم القیمة بحسنات امثال جبال تهامة بیضا فیجعلها الله عزوجل هباء منثورا قال ثوبان یا رسول الله صفهم لنا جلهم لنا ان لا نکون منهم ونحن لا نعلم قال أما انهم اخوانکم ومن جلدتکم ویاخذون من اللیل کما تاخذون ولکنهم اقوام اذا خلوا بمحارم الله انتهکوها﴾ (سنن ابن ماجہ کتاب الزہد باب ذکر الذنوب)

''میں اپنی امتی میں ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو روزِ قیامت تہامہ کے پہاڑوں کے برابر چمکتی ہوئی نیکیاں لے کر آئیں گے' لیکن اللہ تعالیٰ انہیں پراگندہ غبار کی طرح اڑا دیں گے۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ کے رسول ہم کو ان کی علامتیں بتا دیجئے اور واضح کر دیجئے تا کہ ہم بے خبری میں ان جیسے نہ ہو جائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سنو! وہ تمہارے بھائی ہوں گے' تمہارے کنبے اور قبیلے کے ہوں گے۔ جیسے تم راتوں کو عبادت کرتے ہو' وہ عبادت کریں گے لیکن یہ لوگ جب تنہائی میں ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حرام کردہ کاموں کا ارتکاب کرنے لگیں گے۔''

کاہن اور نجومی کے پاس جانا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

﴿من أتی عرافا فسأله عن شیء لم تقبل له صلاة اربعین یوما﴾ (صحیح مسلم کتاب السلام باب تحریم الکہانۃ وایتان الکہان)

''جس شخص نے کسی نجومی کے پاس جا کر پوچھا تو اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہ ہوگی۔''

یہ وعید اور دھمکی اس کو دی گئی ہے جو صرف ان کے پاس جائے اور پوچھے' لیکن جو ان کی تصدیق بھی کرے تو وہ ہر اس چیز کا عملاً منکر ہے۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اتاری گئی' یعنی قرآن وحدیث۔ اس ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

﴿من أتی کاهنا أو عرافا فصدقه بما یقول فقد کفر بما انزل علی محمد ﷺ﴾ (سنن ابی داؤد کتاب الطب باب فی الکاہن' سنن ترمذی کتاب الطہارۃ' باب ماجاء فی کراہۃ اتیان الحائض' مسند احمد ۲/۴۲۹)

''جو کسی نجومی یا کاہن کے پاس آیا پھر اس کی بات پر تصدیق بھی کی تو اس نے یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کی گئی چیز (قرآن وسنت) کا انکار کیا۔''

والدین کی نافرمانی

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی عبادت اور عقیدہ توحید کا حکم دیا ہے اور اس کے فوراً بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک کو بھی ذکر کیا ہے۔ ارشاد فرمایا

﴿وقضی ربک ان لا تعبدوا إلا إياه وبالوالدين احسانا﴾ (الاسراء۲۳)
''اور تیرے رب نے فیصلہ کیا ہے کہ صرف اسی کی عبادت کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔''
والدین کے گستاخ اور نافرمان کے اعمال بھی برباد ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
﴿ثلاثة لا يقبل الله منهم صرفا ولا عدلا عاق ومنان ومكذب بالقدر﴾ (السنة لابن ابی عاصم ۳۲۳، المعجم الکبیر للطبرانی ج۷ ۵۴۷، سلسلة الاحادیث الصحیحة للالبانی ج ۱۷۸۵)
''اللہ تعالیٰ تین قسم کے لوگوں سے نہ توبہ قبول کرے گا اور نہ ہی کوئی فدیہ (فرض یا نفل) والدین کی نافرمانی کرنے والا، خرچ کر کے احسان جتلانے والا، تقدیر کو جھٹلانے والے۔''

بلاضرورت کتا پالنا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
﴿من امسک كلبا ينقص من عمله كل يوم قيراط وفي رواية قيراطان إلا كلب حرث أو كلب ماشية﴾ (صحیح البخاری کتاب الحرث والمزارعة باب اقتناء الکلب للحرث۔ صحیح مسلم، کتاب المساقات باب الامر بقتل الکلاب وبیان نسخہ)
''جو شخص کتا پالے تو اس کے نیک عمل سے ہر روز ایک قیراط اور ایک روایت میں دو قیراط ثواب کم کیا جائے گا۔ الا یہ کہ کھیتی یا ریوڑ کی حفاظت کی غرض سے ہو۔''

حسد کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
﴿الحسد يأكل الحسنات كماتا كل النار الحطب﴾ (ابن ماجہ کتاب الزہد، باب الحسد)
''حسد نیکیوں کو کھا لیتا ہے، جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔''

بلا عذر شرعی کسی مسلمان بھائی سے قطع تعلق کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
﴿تفتح أبواب الجنة يوم الاثنين ويوم الخميس فيغفر لكل عبد لا يشرك بالله شيئا إلا رجلا كانت بينه وبين أخيه شحناء فيقال انظروا هذين حتى يصطلحا انظروا هذين حتى يصطلحا انظروا هذين حتى يصطلحا﴾ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب النہی عن الشحناء والتہاجر)
''پیر وار اور جمعرات کے روز جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور وہ تمام لوگ بخش دیئے جاتے ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔ البتہ وہ دو شخص جو باہم کینہ رکھتے ہیں، ان کی بخشش نہیں ہوتی۔ حکم ہوتا ہے انہیں مہلت دے دو حتیٰ کہ صلح کر لیں، انہیں مہلت دے دو حتیٰ کہ صلح کر لیں، انہیں مہلت دے دو، حتیٰ کہ صلح کر لیں۔''

سبحان ربک رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمدلله رب العالمين

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆